تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

تحریک جدید کے ”دفاتر“ کا تعارف نیز دفتر اوّل کے کھاتوں کو زندہ کرنے اور شاملین کی تعداد بڑھانے کی تلقین

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ / اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام پورٹ لینڈ امریکہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ یہ ایک ایسا محاورہ ہے جو عموماً خاص مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے آج کا دن جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اس مسجد میں جو پورٹ لینڈ میں ہی تعمیر ہونے والی پہلی مسجد نہیں بلکہ سارے امریکہ کے مغربی ساحل میں مجھے بتایا گیا ہے یہ وہ پہلی مسجد ہے جو اس ابتداء سے اسی غرض سے تعمیر کی گئی کہ خدا کے لئے ایک عبادت گاہ کے طور پر بنائی جائے گی اور آخر تک مسجد ہی کی غرض سے تعمیر ہوئی اور مکمل ہوئی۔ تو یہ چونکہ سارے مغربی امریکہ کے ساحل کے ساتھ بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے۔ اس لحاظ سے یہ دن ہمارے لئے غیر معمولی خوشی کا دن اور غیر معمولی تشکر کا دن بنتا ہے۔

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ محاورہ صرف چند مواقع کے لئے نہیں بلکہ زندگی کے ہر لمحہ پر چسپاں ہونے والا محاورہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر آپ بنظر غائر دیکھیں، تدبر کریں اپنی زندگی کے حالات پر اور زندگی کا لمحہ لمحہ جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کے پس منظر پر غور کریں تو خدا کا شکر کسی پہلو

سے زندگی کے کسی لمحہ میں بھی ادا ہو ہی نہیں سکتا۔صرف فرق یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر ایک قسم کی غفلت کی نگاہ سے اپنے گردو پیش کو دیکھتے ہوئے زندگی گزار دیتے ہیں۔اور ہم میں سے اکثر اس بات سے بھی بے خبر رہتے ہیں کہ ان کی زندگی کی تعمیر میں قانون قدرت نے کتنی لمبی اور کتنی وسیع تیاری کی تھی۔اور کتنا عظیم چند سو یا چند ہزار سال کا احسان نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں اربوں سال کا احسان ہے کائنات کے بنانے والے کا جو ہماری زندگی کے بعد لمحوں کی تعمیر کے لئے ایک منصوبے کی صورت میں ہم سے پہلے کھولا گیا تھا۔

بہر حال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہم میں سے اکثر بد قسمتی سے غفلت کی حالت میں رہتے ہیں،غفلت کی حالت میں زندگی گزار دیتے ہیں۔اس لئے ہم ایک دوسرے سے معاملات میں تو شکریہ کے جذبات نمایاں طور پر پاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے معاملات کے وقت غیر معمولی احسانات کو بھول جاتے ہیں۔چند ایسے بزرگوں کے واقعات ہمیں ملتے ہیں جن کی عادت تھی کہ وہ ہر بات کی تہہ میں ڈوب کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔چند ایسے بزرگوں کے واقعات جب میں کہتا ہوں تو مراد یہ نہیں کہ اسلام میں صرف چند ایسے بزرگ ہی پیدا ہوئے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ چند ایسے بزرگوں کے واقعات ہم تک پہنچے ہیں۔ورنہ لاکھوں ایسے خدا کے بندے اسلام میں پیدا ہوئے ہوں گے جن کی زندگیاں تشکر کے لئے وقف تھیں لیکن ان کے واقعات تاریخ میں ریکارڈ نہیں ہو سکے اور جن کی عادت اپنے دلی جذبات کو اس حد تک چھپانے کی تھی کہ وہ واقعات ریکارڈ کرنے کے لئے کوئی تیار بھی ہوتا تو اسے مہیا نہ ہوتے۔

ایک واقعہ ان میں سے یہ ہے کہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت میں مٹھائی کا ٹوکرا لے کر آیا جس میں بہت سے لڈو تھے اور ان کے ساتھ بہت سے شاگرد بھی بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے وہ لڈو اپنے شاگردوں میں تقسیم کر دیئے اور ایک لڈو خود اٹھا لیا اور شاگرد تو ایک سے زیادہ لڈو کھا کر بہت دیر پہلے فارغ ہو گئے۔لیکن وہ بزرگ اس میں سے ایک ایک دانہ منہ میں ڈالتے تھے اور کچھ سوچتے رہتے تھے اور اسے چباتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب انتظار میں دیر ہو گئی تو ایک شاگرد نے ادب سے پوچھا کہ آپ نے تو ابھی ایک معمولی حصہ بھی لڈو کا نہیں کھایا جبکہ ہم مدت سے فارغ ہو چکے ہیں ،کیا بات ہے۔کوئی خاص پریشانی کی بات تو نہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جب میں

نے پہلا دانہ منہ میں ڈالا تو مجھے خیال آیا کہ بظاہر یہ صرف ایک حلوائی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے قوانین اور ان قوانین کے تابع بہت سے کام کرنے والے اس لڈو کی تعمیر میں اس سے بہت پہلے حصہ لے چکے ہیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھ تک جو خدا تعالیٰ نے یہ لڈو پہنچایا اس سے پہلے کتنے خدا تعالیٰ کے احسانات ہیں جنہوں نے مجتمع ہو کر اس لڈو کی شکل اختیار کی۔ انہوں نے کہا میں نے سوچا کہ ایک وقت ایک زمیندار گنے کا بیج لے کر نکلا ہو گا پتا نہیں کس موسم میں کس تلخی کے ساتھ وہ کھیتوں تک پہنچا اور اس سے پہلے اس نے کھیت کی تیاری میں بھی بہت محنت صرف کی ہو گی۔ پھر اس نے گنے کی قلمیں اس کھیت میں کاشت کیں۔ پھر سارا سال ان کی حفاظت کی، ان کو پانی دیا، ان کی کھاد کا خیال رکھا، چوروں اچکوں سے ان کو بچایا، پھر وہ وقت آیا کہ اس کا کھیت ہرا بھرا ہو کر جوان ہوا اور اس قابل ہوا کہ اس کو شکر میں تبدیل کر لیا جائے۔ پھر اس نے وہ آلات خریدے جن کے ذریعہ گنے کا رس نچوڑا جاتا ہے۔ اس نے کہا یہاں تک پہنچتے ہی میرا ذہن اس طرف چلا گیا کہ جن سے وہ آلات خریدے ان آلات کی بھی تو ایک داستان ہے۔ وہ لوہا کسی زمانے میں زمین میں دبا ہوا تھا۔ جس نے اس آلے کا جز بننا تھا جس سے پھر گنے کا رس نچوڑا جانا تھا۔ کس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو توفیق بخشی کہ وہ اس بات کو دریافت کرے کہ لوہا اس کے لئے مفید ہے پھر اسے اس فن میں ترقی دی۔ سینکڑوں نسلیں اس کام میں لگی ہیں یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے رفتہ رفتہ انسان اس قابل ہوا کہ ایسی مشین بنا سکے۔ پھر وہ کون لوگ تھے جنہوں نے یہ مشین بنائی اور بالآخر جب یہ مشین تیار ہوئی تو اس زمیندار تک پھر یہ پہنچی۔ کیسے پہنچی اس کی بھی ایک داستان ہے۔ غرضیکہ وہ بتاتے رہے کہ جوں جوں میں غور کرتا چلا گیا اور شاخیں تصور کی پھوٹتی رہیں جن پر میرا تصور سفر کرتا رہا۔ اور یہ اتنا معاملہ حد سے زیادہ پھیل گیا اور وسیع ہو گیا کہ کئی سفر کرنے کے باوجود بھی میں اب تک ان تمام مراحل پر غور نہیں کر سکا جن مراحل سے گزرنے کے بعد یہ لڈو بالآخر اس شکل میں مجھ تک پہنچا ہے اور شروع سے آخر تک خدا تعالیٰ کا مقصد یہ تھا کہ یہ نعمتیں انسان کے لئے پیدا کی جائیں اور انسان شکر گزار بندہ بنے اور قرآن کریم میں واقعۃً یہی ذکر ملتا ہے کہ ہم نے تمام کائنات کو انسان کے لئے مسخر کیا ہے۔

ایک لامتناہی سلسلہ ہے احسانات کا جو جتنا غور کریں اتنا کم ہونے کی بجائے پھیلتا چلا جاتا ہے۔ تنگ ہونے کی بجائے وسعت پذیر ہوتا چلا جاتا ہے اور انسانی نگاہ کھوئی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تم غور کر کے دیکھو تمہیں خدا کی کائنات میں کہیں رخنہ نہیں پاؤ گے تمہاری نگاہیں واپس لوٹ آئیں گی تمہاری طرف لیکن پھر بھی یہ رخنہ نہیں پائیں گی پھر غور کرو پھر نگاہیں دوڑاؤ تمہاری نگاہیں تھکی ہاری ناکام ہو کر پھر تمہاری طرف واپس لوٹ آئیں گی مگر خدا کی کائنات میں تم کوئی رخنہ نہیں پاؤ گے۔

یہ سفر تو لامتناہی ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ہر انسان ہر لمحے میں اس ہر لمحے کا حق ادا کر سکے کیونکہ ایسے واقعات اور ایسی سوچوں کے لئے محرکات اگرچہ ہر وقت موجود ہیں لیکن انسان کی زندگی کے اور بھی کام اور بھی توجہات کے مرکز ہیں اس لئے ناممکن ہے کہ ایک لمحے پر غور کرتے ہوئے انسان ان تمام باتوں کا جائزہ لے سکے جو اللہ تعالیٰ کے احسان کے طور پر انسان کے پس منظر میں موجود ہیں اگر اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا تو اگلے لمحے کا حق ادا نہیں ہو سکے گا اگر اگلے لمحے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس سے اگلے اور اس سے پچھلے لمحوں کا حق ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے جب ہم یہ کہتے ہیں خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے یہ کسی خاص موقع پر اسی محاورے کا استعمال نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمارے زندگی کے ہر لمحے پر یہ محاورہ چسپاں ہوتا ہے اور فی الحقیقت چسپاں ہوتا ہے اور بڑی وسعت اور گہرائی کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے۔

پس آج بھی انہی لمحات سے ایک لمحہ ہے، انہی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے جن کے شکر کا حق ہم ادا نہیں کر سکتے مگر ایک بات ضرور ہے کہ **اگر مساجد کی تعمیر کے شکر کا حق ادا کرنا ہو تو عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہئے** اور سب سے بہتر خدا تعالیٰ کے تشکر کا ذریعہ یہی ہے کہ انسان ہر ایسے موقع پر جس میں خدا تعالیٰ کے لئے کوئی عبادت کے لئے گھر تعمیر کیا جائے اپنی عبادت کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ اس سے زیادہ معنی خیز، اس سے زیادہ حقیقی شکر اور کسی طریق پر خدا تعالیٰ کا ادا نہیں ہو سکتا۔

اس مختصر خطاب کے ساتھ جو اس مسجد سے تعلق میں ہے میں اس خطاب کے دوسرے حصے کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کیونکہ آج کے دن ہمارے لئے ایک اور پہلو سے بھی بڑا اہم دن ہے۔ تحریک جدید جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے القاء کے نتیجے میں 1934ء میں شروع کی تھی، یہ تحریک اب اپنے 54 ویں سال میں داخل

ہورہی ہے اور اس کو 53 سال آج مکمل ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے یعنی خلفاء کا کہ اس دن کے جمعہ کو یا اس سے پہلے جو آخری ہفتے میں جمعہ ہو اس کو تحریک جدید سے متعلق وقت دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اب میں مختصراً تحریک جدید کے متعلق آپ سے کچھ باتیں کروں گا۔

تحریک جدید کے کئی پہلو ہیں ایک پہلو تو انتظامی ہے، ایک پہلو ہے دنیا نے اس تحریک سے کیا کچھ حاصل کیا اور ایک پہلو وہ ہے جس کا ہماری مالی قربانی سے تعلق ہے۔ یہ خطبہ جمعہ جو آج دیا جارہا ہے اور اس دن سے پہلے بھی دیا جاتا رہا ہے اس کا تعلق پہلے دو امور سے نہیں بلکہ صرف جماعت کی مالی قربانیوں سے متعلق ہے۔ روایتاً خلفاء پہلے مختصراً سال کی رپورٹ پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہیں۔

جہاں تک عمومی تاریخ کا تعلق ہے اور موازنہ کرنے کے لحاظ سے سال بہ سال تجزیے کا تعلق ہے یہ بات تو ہر احمدی چھوٹا بڑا خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر سال جماعت کا قدم ہر شعبے میں ترقی کی طرف رہا ہے اور دنیا کے حالات خواہ وہ کیسے بھی ہوں کبھی بھی برے رنگ میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی پر اثر انداز نہیں ہو سکے۔ شدید ترین مخالفتوں کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہر قسم کی مالی قربانی میں آگے ہی قدم بڑھاتی رہی ہے اور اس عمومی تاریخ کا اطلاق تحریک جدید کے ساتھ بھی اسی طرح ہے جس طرح باقی دیگر امور کے ساتھ ہے۔

چنانچہ اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو یہ سال ختم ہو رہا ہے ہمیں یعنی جماعت احمدیہ کو یہ توفیق ملی ہے کہ گزشتہ سالوں سے بڑھ کر وعدہ جات لکھوائے اور گزشتہ سالوں سے بڑھ کر وعدہ جات کو اس مدت کے اندر پورا کرنے کی سعی کر کے ان دونوں پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال جو زیر تبصرہ ہے گزشتہ سالوں سے بہت بہتر ہے۔ اس پہلو سے سب سے پہلے تو پاکستان کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں۔

جو پاکستان میں حالات ہیں، جماعت پر جس قسم کے سختی کے حالات ہیں، ان کے پیش نظر سب سے زیادہ وہم یہ پیدا ہو سکتا تھا کہ کہیں پاکستان میں جماعت کسی پہلو سے مالی قربانی میں پیچھے نہ رہ جائے اور جیسا کہ گزشتہ سالوں میں میں آپ کو خوشخبری دیتا رہا ہوں نہ پہلے ایسا ہوا ہے نہ اس دفعہ ایسا ہوا ہے نہ انشاء اللہ آئندہ کبھی ایسا ہوگا۔ ہر قسم کے حالات میں جماعت احمدیہ کا قدم ترقی کی طرف

ہی اٹھا ہے اور اس سال بھی ترقی کی ہی طرف اٹھا ہے اور ہر پہلو سے ترقی کی طرف اٹھا ہے۔ وعدوں کے لحاظ سے بھی سال زیر تبصرہ پچھلے سب سالوں سے آگے ہے اور نمایاں اضافہ ہے۔ وصولی کی رفتار کے لحاظ سے بھی سال زیر تبصرہ پچھلے سب سالوں سے آگے ہے اور نمایاں اضافہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجاہدین تحریک جدید کے لحاظ سے بھی یہ سال گزشتہ سب سالوں سے بڑھ کر ہے اور نمایاں اضافہ ہے۔ مجاہدین کی تعداد کا جہاں تک تعلق ہے سابقہ تعداد 66545 تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 70170 تک یہ تعداد پہنچ چکی ہے لیکن اسی میں یہ صرف پاکستان کی تعداد ہے بیرون پاکستان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ تفصیلی طور پر جماعتوں کا ذکر کرنا یہاں مشکل ہوگا کیونکہ بہت زیادہ تعداد ہے جماعتوں کی جن کا تفصیلی موازنے کا وقت نہیں ہے اگرچہ تحریک جدید نے وہ رپورٹ مجھے بھجوادی ہے لیکن عمومی طور پر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر دفتر میں وعدوں میں بھی اضافہ ہے اور وصولی میں بھی اضافہ ہے۔ جب میں دفتر کہتا ہوں تو شاید آپ میں سے بہت سے نوجوان جن کو پاکستان چھوڑے مدت گزر گئی اور جن تک بعض وجوہات کی وجہ سے خطبات باقاعدہ نہیں پہنچتے شاید وہ نہ سمجھ سکیں دفتر سے کیا مراد ہے۔ اس لئے پہلے میں مختصراً دفتر کے لفظ کی اصطلاح کا تعارف کرواتا ہوں۔

”دفتر“ سے مراد ہے جس وقت بھی تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا اس سال جو لوگ وہ خوش نصیب جو اس تحریک میں شامل ہوئے تھے ان کی جتنی تعداد تھی وہ ایک لمبے عرصے تک ایک دفتر کے سپرد رہے یعنی تحریک جدید کا ایک دفتر ان کے اندراجات کا ذمہ دار تھا، ان کے ریکارڈ کا ان کو یاددہانیاں کرانے کا اور ان کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اُس زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر تقریباً پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید کے جنہوں نے حصہ لیا اور تمام دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے مشن اور نئی مساجد بنانے کی تمام تر ذمہ داری ان پانچ ہزار قربانی کرنے والوں پر تھی۔ اگرچہ وہ زمانہ جماعت پر بہت غربت کا تھا لیکن ان پانچ ہزار نے اپنی آمد کی نسبت سے جو حیرت انگیز قربانی کی ہے وہ ایسی ہے کہ ہمیشہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ بہت ہی غریب لوگوں نے جن کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں آتی تھی اپنے پیٹ کاٹ کر، اپنے بیوی بچوں کی قربانی دے کر ان تحریکات میں حصہ لیا اور جب آپ

دیکھیں کہ انہوں نے کیا دیا تو بظاہر وہ ایک بہت ہی معمولی رقم نظر آتی ہے جو کہ ایک غریب کی قربانی اس کی توفیق کے مناسبت سے ہوا کرتی ہے۔عورتوں نے بھی حصہ لیا۔بچوں نے بھی حصہ لیا ایک بہت ہی لمبی داستان ہے جو دردناک بھی ہے اور قابل فخر بھی کیونکہ قربانی کی تاریخ جتنی زیادہ دردناک ہو اتنی زیادہ قابل فخر ہوا کرتی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ لوگ ایسے ہیں جن کو دفتر اول کے طور پر یاد کیا جاتا ہے ہمیشہ تاریخ میں ہر دوسرے دفتر پر ان کو ایک فوقیت رہے گی اور ایک سبقت رہے گی۔

دوسرا دفتر دس سال کے بعد قائم کیا گیا اور حضرت مصلح موعود نے اس غرض سے قائم کیا کہ پہلے لوگ اس عرصے میں ایک نئی نسل پیدا کر چکے ہیں اور یہ نئی نسل اور اس پہلی نسلوں سے بھی کچھ جوان ہو کر اس قابل ہوئے کہ انہوں نے کمانا شروع کر دیا ہوگا تو پہلوؤں کو بھی الگ امتیاز دینے کی خاطر بھی اور نئے نوجوانوں کو دوبارہ موقع دینے کی خاطر ایک نئے دفتر کا آغاز کیا گیا جس کو آج 45واں سال گزر رہا ہے۔

پھر آج سے 23 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تیسرے دفتر کا آغاز کیا جس کو آج 23 سال گزر چکے ہیں اور وہ نسلیں جو دوسرے دفتر سے تیسرے دفتر تک یعنی تقریباً 20 سال کے عرصے میں بڑی ہوئی تھیں ان کو موقع ملا کہ وہ بھی جہاں تک ممکن ہو دین کی خاطر قربانی کے مظاہرے کریں اور سب سے آخر پر دو سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی کہ دفتر چہارم کا آغاز کروں گویا 21 سال کے بعد۔اس پہلو سے اس وقت چار دفاتر ہیں جن کا تعلق ان متعلقہ عرصے میں بڑے ہونے والوں اور نئے شامل ہونے والوں کے ساتھ ہے جو سنگہائے میل کے درمیان پیدا ہوئے یا بڑے ہوئے۔

اس پہلو سے جب میں کہتا ہوں کہ چاروں دفتر خدا تعالیٰ کے فضل سے روبہ ترقی ہیں تو صرف ایک فرق ہے جس کو وضاحت سے بیان کرنا ضروری ہے دفتر اول کے متعلق یہ کہنا تو درست نہیں ہو سکتا کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے،قربانی کرنے والوں میں یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ 1934ء میں جو نسل موجود تھی اور ان میں سے 5000 ہزار قربانی کرنے والے آگے آئے تھے ان میں ایک بڑی تعداد صحابہ کی تھی،بڑی عمر کے بزرگوں کی تھی اور ایک تعداد بچوں کی بھی تھی۔وہ تمام بزرگ صحابہ

گزر چکے ہیں غیر صحابہ تابعین جو پہلے درجے کے تابعین تھے جنہوں نے صحابہ سے تربیت پائی ان میں سے بھی اکثر فوت ہو چکے ہیں۔اس لئے یہ کہنا تو بہر حال اس دفتر کے متعلق درست نہیں ہوگا کہ ان کی تعداد بھی باقی دفاتر کی طرح ترقی کر رہی ہے اور ان کا چندہ بھی باقی دفاتر کی طرح ترقی کر رہا ہے۔چندے کے لحاظ سے تو ممکن ہے کہ ترقی ہو یعنی ظاہری معنوں میں کہ جو تھوڑے سے رہ گئے ہیں ان کی توفیق بہت بڑھ چکی ہے لیکن تعداد کے لحاظ سے تو یقیناً ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ تعداد زیادہ ہو رہی ہے لیکن اس میں ایک اور پہلو ترقی کا ایسا نکل آیا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ کہا تھا کہ ہر دفتر میں ہر پہلو سے ترقی ہے۔

تقریباً تین سال پہلے میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ دفتر اول میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں اگر تو روپے پیسے میں جانچی جائیں تو بہت ہی معمولی دکھائی دیں گی دنیا کو لیکن اگر آمد کی نسبت اور حالات کے موازنے کے ساتھ ان پر غور کیا جائے اور اس کو اخلاص کے پہلو سے پرکھا جائے جو قربانی کرنے والا اپنی قربانی میں شامل کر دیتا ہے تو ان جیسا کوئی دفتر قیامت تک اور بھی پیدا نہیں ہو سکتا وہ **السابقون الاوّلون** ہیں ان میں ایک بڑی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تربیت پانے والے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تھی جو غیر معمولی اخلاص اور محبت سے مرقع تھے وہ لوگ ایسی تصویریں ہیں جو بار بار آسمان پر دکھائی نہیں دیا کرتیں۔ایسے وقت کے لوگ جو آ کے گزر جاتے ہیں اور پھر یادیں رہ جاتی ہیں ان عظیم الشان صورتوں کی جو ہمیشہ کے لئے اپنے نقوش تاریخ میں جما دیتی ہیں۔

اس پہلو سے مجھے خیال آیا کہ اس دفتر کو بھی ہمیشہ کے لئے زندگی بخشنی چاہئے اس دفتر کا حق ہے کہ ہمیشہ زندہ رہے اور کبھی بھی قربانی کرنے والوں کے ساتھ یہ دفتر نہ مرے۔چنانچہ میں نے یہ تحریک کی کہ وہ سب خاندان جن کے بزرگ اس دفتر میں شامل تھے وہ اپنی طرف سے جو چندہ دیں وہ تو دیں گے ہی وہ اپنے بزرگوں کی یادیں زندہ رکھنے کے لئے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کے لئے قیامت تک عہد کریں کہ وہ پھر آئندہ ان کی آنے والی نسلیں ان کے نام پر وہ تحریک جدید کا چندہ ہمیشہ ادا کرتی رہیں گی اس تحریک کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر سال کھاتوں میں کچھ اور اضافہ ہو رہا ہے۔اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دفتر بھی ترقی پذیر ہے

یعنی پہلے کم ہوتے ہوئے دو ہزار کے قریب تعداد رہ گئی تھی اب پھر بڑھتے بڑھتے تین ہزار سے اوپر ہو رہی ہے اور جو مشکل ہے وہ صرف لاعلمی کی مشکل ہے ورنہ جہاں تک جماعت کے اخلاص کا تعلق ہے اگر ان کو پتا چلے کہ کون سے ان کے بزرگ دفتر اول میں شامل تھے جن کی یاد کو زندہ رکھنا جن کی نیکی کو زندہ رکھنا ان کی ذمہ داری ہے تو میں وہم بھی نہیں کر سکتا کہ وہ اس بارہ میں کوئی بھی تردد کریں لیکن معلوماتی مشکل ہے۔

دفتر تحریک جدید بار بار مجھے یہی لکھتا ہے کہ ہمارے پاس وہ ذرائع نہیں ہیں جن سے ہم معلوم کر سکیں کہ ان بزرگوں کی اولادیں کہاں چلی گئیں، کون لوگ تھے، کہاں جا سکتے ہیں زندگی نے ان کو کہاں منتخب کیا آخر اس وقت وہ کہاں موجود ہیں۔ اس لئے ہم ان سے رابطہ نہیں کر سکتے سارا سال کھوج لگاتے ہیں جن کے متعلق پتا لگتا ہے کہ یہ قربانی کرنے والوں کی اولاد میں سے ہیں تو ان کو لکھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوری طور پر ان کا کھاتہ دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے۔

اس سلسلے میں میں نے تحریک (جدید) کو یہ نصیحت کی تھی کہ آپ ان کے نام پتے ان خاندانوں کا ذکر جہاں تک آپ اکٹھا کر سکتے ہیں وہ شائع کر کے دنیا کی ساری جماعتوں میں بھجوائیں تا کہ جماعتیں اعلان کریں ہمارے پاس اولین قربانی کرنے والوں میں سے وہ لوگ جو وفات پا چکے ہیں جن لوگوں کے کھاتے بند ہیں جن کی لسٹیں آگئی ہیں ان کا ذکر کس گاؤں کے تھے ان کا خاندان کون سا تھا ساری معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔ اگر کسی احمدی دوست کو معلوم کرنے کے لئے دلچسپی ہو، تمنا ہو کہ اپنے آباؤ اجداد کا نام بھی اس قابل فخر فہرست میں دیکھیں تو وہ ہم سے معلوم کریں اور علاوہ ازیں بھی جہاں تک ممکن ہے تھوڑا تھوڑا کر کے بار بار ہر خاندان تک وہ فہرست پہنچانی چاہئیں خواہ کوئی دیکھنے کے لئے توجہ کرے یا نہ کرے، کوئی وقت دے یا نہ دے جماعت کو چاہئے کہ پھر وہ فہرست تمام احباب کو پہنچائیں اور بتائیں کے کون کون لوگ تھے۔ اس طرح امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سارے کا سارا کھاتہ یک دفعہ زندہ ہو جائے گا لیکن میرے علم میں ابھی تحریک جدید کی طرف سے یہ رپورٹ نہیں آئی کہ انہوں نے یہ محنت کی ہو۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ وہ کس رنگ میں تلاش کر رہے ہیں کس طرح تلاش کر رہے ہیں، لیکن ایسا مشکل کام نہیں ہے جو ہو نہ سکتا ہو۔ اس لئے میں یہ کام اب تحریک جدید انجمن کے سپرد کرتا ہوں نہ کہ شعبہ مال کے کہ وہ اپنے ایجنڈے پر اس بات کو

رکھے اوران فہرستوں کا موازنہ کر کے مطمح نظر یہ بنائے کہ ایک بھی مجاہد اول دفتر اول سے تعلق رکھنے والا مجاہد ایسا نہ ہو جس کا کھاتہ مردہ رہے۔

اس سے پہلے میں نے یہ بھی تحریک کی تھی کہ اگر ایسے کھاتے رہ جائیں تو مجھے لکھیں۔ جو ہر کوشش کے باوجود پھر بھی کسی طرح زندہ نہ ہو سکے اللہ تعالیٰ نے جتنی مجھے توفیق دی ہے میں اس میں حصہ لوں گا اور جماعت کے دیگر مخلصین جو میری مدد کے لئے تیار ہوں گے وہ حصہ لیں گے تو اسی رنگ میں ہم بالآخر اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے کہ سارے کا سارا دفتر اول کا کھاتہ زندہ ہو جائے گا۔ اس بارے میں بھی تحریک جدید کی طرف سے اس سال جو رپورٹ آئی اس میں ہے اس کا ذکر نہیں ملتا۔ اس لئے تحریک جدید انجمن کو چاہئے کہ ان امور پر غور کر کے مجھے دو تین مہینے کے اندر اپنی کوششوں سے مطلع کرے۔

باقی جہاں تک ترقی کا تعلق ہے اعداد و شمار کی تفصیل بہت لمبی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ اعداد و شمار کی تفصیل یہاں بیان کرنے کا وقت نہیں ہے مگر جو بعض جماعتیں ہیں غیر معمولی طور پر قربانی میں آگے ہیں اور پہلے بھی آگے رہی ہیں ان میں پاکستان میں لاہور اور کراچی کے علاوہ اور بہت سے ایسے قصبات ہیں جو غیر معمولی طور پر مصائب کا شکار رہے ہیں معاشی طور پر بھی ان کو شدید صدمے پہنچے ہیں اور دین کے لئے قربانی دینے میں انہوں نے بڑی بڑی اذیتیں اٹھائی ہیں بعض جگہ سینکڑوں نوجوان قیدوں میں رہے، ان کی تجارتوں پر اثر پڑا، انکے زمینداروں پر اثر پڑا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص احسان ہے اس کے باوجود ان سب کا قدم ترقی کی طرف ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضلوں اور احسانوں پر انحصار کرتے ہوئے آئندہ بھی انشاء اللہ ترقی کی طرف رہے گا۔ ان کے متعلق میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے اللہ تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے کی ہیں انہیں بھی پورا فرمائے اور اللہ دین و دنیا کے حسنات ان کو عطا فرماتا چلا جائے۔ ان کا سہارا بنے اور یہ ہر لمحہ محسوس کریں کہ خدا کے نازل ہونے والے فضلوں کے مقابل ان کی قربانیاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس کثرت سے اللہ کے فضلوں کی بارشیں ان پر نازل ہوں کہ یہ اپنی قربانیوں کو ان کے مقابل پر حقیر اور بے معنی دیکھیں۔

جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یو کے (U.K) کی جماعت کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے اور ان کا گزشتہ سال کا جو وعدہ تھا ساٹھ ہزار پاؤنڈ کا وہ آج کی تاریخ تک مکمل پورا ہو چکا ہے اور آئندہ سال کیلئے انکے امیر مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے فون پر اطلاع ملی ہے کہ 75,000 پاؤنڈ کا وعدہ جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ امیر صاحب کینیڈا کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ سال ان کا وعدہ ساٹھ ہزار ڈالر کا تھا۔ نئے سال کے لئے وہ 75,000 ڈالر کا وعدہ پیش کرتے ہیں لیکن یہاں انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ گزشتہ ساٹھ ہزار ڈالر کا وعدہ پورا ہو چکا ہے کہ نہیں اس کی میں امید رکھتا ہوں کہ ہو گیا ہو گا ورنہ ہو جائے گا مگر اس فقرے کا فقدان بتا رہا ہے کہ شاید ایسا نہ ہو سکا ہو لیکن ابھی تحریک کی وصولی کے کچھ مہینے باقی ہیں اس لئے فکر کی بات نہیں ہے اگر کچھ حصہ رہ گیا ہو تو انشاء اللہ وہ وصول ہو جائے گا۔ امریکہ کی طرف سے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی یہ اطلاع چند منٹ پہلے ملی ہے کہ ان کا وعدہ ایک لاکھ ڈالر کا تھا یعنی امریکہ کی جماعت کا جس میں سے غالباً نوے ہزار وصول ہوا ہے۔ غالباً میں اس لئے کہتا ہوں کہ انہوں نے پہلے کوئی اور (Figure) لکھی تھی پھر اسے مٹا کر اور (Figure) لکھ دی اگر یقینی طور پر ان کو علم ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ اس لئے ان کو امید ہے کہ اتنا ادا ہو چکا ہو گا۔ خدا کرے کہ ان کی امید صحیح ہو لیکن بہر حال جتنا ان کا ادائیگی کا اندازہ ہے وہ بھی بھاری ادائیگی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بقیہ ادائیگی ایک دو مہینے کے اندر ہو جائے گی۔ وہ امریکہ کی جماعت وعدے کو بڑھا کر ایک لاکھ دس ہزار ڈالرز کا وعدہ پیش کرتے ہیں۔

جہاں تک عمومی طور پر ساری دنیا کے بجٹ کا تعلق ہے سال 1986ء میں پوری دنیا کی صرف تحریک جدید کا بجٹ صرف 156,17,400 روپے تھا کیونکہ کرنسی دنیا میں مختلف ہیں ہمارا اصل بڑا دفتر پاکستان میں واقع ہے۔ اس لئے روایات کے مطابق یہی دستور رہا ہے کہ ہر کرنسی کو پاکستانی روپے میں تبدیل کر کے پھر عمومی بجٹ پاکستانی کرنسی کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس پہلو سے جب میں کہتا ہوں روپے تو مراد ہے کہ ہر ملک نے اپنے اپنے رنگ میں اس میں حصہ لیا ہے اس کو پاکستانی روپے میں تبدیل کریں تو یہ رقم بنے گی اور جہاں تک وصولی کا تعلق ہے اس سال یہ وصولی، اس سال یہ وعدہ (اس سال سے مراد جو گزر چکا یا جو آج ختم ہوا سال کے اختتام تک) یہ وعدہ

بڑھ کر 194,39,000 روپے ہو چکا تھا۔

عمومی وصولی کا جہاں تک تعلق ہے گزشتہ سال اگر چہ سال کے آخر تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام وعدہ پورا ہو چکا تھا لیکن اس وقت تک 72,24,380 روپے کی وصولی ہوئی۔ یعنی کل وعدہ 156,00,000 روپے کے مقابل پر آج کی تاریخ تک 72,00,000 روپے وصولی تھی گویا کے نصف سے کم تھی لیکن بقیہ مہینوں میں خدا کے فضل سے وہ وصولی پوری ہوگئی اور کوئی بقایا نہ رہا امسال 194,00,000 روپے کے وعدوں کے مقابل پر وصولی 94,61,000 روپے ہے یعنی تقریباً نصف اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ابھی سال کے کچھ مہینے باقی ہیں اور عموماً یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ آخری مہینوں میں تیزی کے ساتھ ادائیگی کی جاتی ہے۔ دوسرے یہ جو رپورٹ چلی تھی پاکستان سے اس کو چلے کافی وقت گزر چکا ہے۔ اس عرصے میں انگلستان نے اپنی وصولی کی مکمل ادائیگی کروادی ہے اور باقی ملکوں میں بھی کافی محنت کی ہے اس عرصہ میں میں اُمید کرتا ہوں کہ ابھی وصولی بڑھ چکی ہوگی۔

جہاں تک کل تعداد چندہ دینے والوں کی ہے اس لحاظ سے ابھی بہت کام کی گنجائش ہے خصوصاً پاکستان سے باہر۔ اگر چہ پاکستان کے باہر کا چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا ہے اور خوشکن ہے لیکن وہ مجاہدین جو چندوں میں حصہ لے رہے ہیں تحریک جدید کے چندوں میں میری مراد ہے ان کی تعداد ابھی پاکستان کی تعداد سے بہت ہی پیچھے ہے۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار سے زائد مجاہدین ہیں جو تحریک جدید میں شامل ہو گئے ہیں اور بیرون پاکستان صرف اٹھارہ ہزار ایک سو پچاس اور یہ تعداد بہت ہی قابل فکر ہے میں نے گزشتہ سال بھی یہ بات کہی تھی اور اب پھر اس کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اموال تو خدا تعالیٰ مہیا ضرور کرتا ہے اور ہمارا تجربہ ہے۔ کوئی جماعت کے کام پیسے کی کمی کی وجہ سے پیچھے نہیں رہے لیکن چندہ دینے والا بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتا ہے ہمیں اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو شخص چندہ دینا شروع کر دے اس کے اندر اللہ تعالیٰ بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور اسے ایک نئی زندگی ودیعت ہوتی ہے نئی زندگی اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے تو ہمیں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہئے جن کو چندہ دینے کا مزہ آنا شروع ہو جائے جن کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا کتنا عظیم کام ہے کتنی عظیم سعادت ہے اس پہلو

سے میں نے گزشتہ سال بھی بہت زور دیا تھا کہ محض وعدوں کو بڑھا کر پیش کرنے سے تسلی نہ پایا کریں خوشی کی بات ہے ایک دوسرے سے بے شک مقابلہ کریں جتنا مقابلہ کریں اچھا ہے کبھی امریکہ آگے بڑھا کبھی کینیڈا آگے بڑھا۔ اور کبھی انگلستان آگے بڑھا۔ یہ مقابلہ برا نہیں ہے کیونکہ ہمارے اسلام مسلمانوں کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کیونکہ مسلمانوں کے بنائے جانے کا مقصد یہ ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:۱۴۹) ایک دوسرے سے نیکیوں میں مقابلہ کرو اور آگے بڑھو۔ مگر اس سے بڑھ کر ضروری یہ ہے کہ یہ مقابلہ کریں کہ آپ کے ملک میں جتنے افراد جماعت ہیں وہ کتنی جلدی سارے کے سارے تحریک جدید کے چندے میں شامل ہو چکے ہیں اور یہ جو مقابلہ ہے کہ سو فیصد احباب جماعت کو مردوں عورتوں اور بچوں کو تحریک کے چندے میں شامل کر دیا جائے یہ بہت ہی عظیم مقابلہ ہے اور اس کے لئے آپ ایسے تردد کی ضرورت نہیں کہ غریب آدمی تھوڑی دے سکتا ہے تو آپ کہیں کہ اس سے فرق کیا پڑے گا بعض دفعہ کھاتہ رکھنے میں زیادہ مشکل پڑتی ہے بنسبت اس شخص کے چندے کی آمد کی حیثیت کے لحاظ سے مگر اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں ایک احمدی اگر ایسا نیا شامل کریں جو پہلے کچھ نہیں دیتا تھا اگر وہ نصف ڈالر بھی دے تو تب بھی خدا تعالیٰ اس کو ایسی نیکی کی توفیق بخشے گا جس کے نتیجے میں نیکیاں پھر ترقی کریں گی اور وہ پھر اپنے اندر ایک عظمت کردار محسوس کرے گا۔ تو روپیہ دینے والا روپے سے زیادہ اہم ہے اور اس کی تربیت بہت زیادہ اہم ہے کیونکہ روپے دینے کے مقاصد میں انسانی تربیت شامل ہے۔ اس لئے محض اس بات پر تسلی نہ پایا کریں کہ آپ میں سے امیر بڑے بڑے چندے دے کر ملک کے عمومی بجٹ کو بڑھا رہے ہیں بلکہ یہ دیکھا کریں کہ کتنے غریب یا دل کے غریب ایسے ہیں جو توفیق ہونے کے باوجود اس چندے میں شامل نہیں ہو سکے ان کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اس سے آپ کو نیک آدمیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا موقع ملے گا کیونکہ چندہ دینے والوں میں نیکی پیدا ہوتی ہے اور جماعت کا انحصار نیکی پر ہے۔ اگر ہم زیادہ نیک آدمی بنا سکتے ہیں تو اتنی ہی زیادہ جماعت ترقی کرے گی۔ اس پہلو سے اب اپنے کمزوروں پر رحم کریں اور ان کے لئے باقاعدہ سارا سال کوشش کرتے رہا کریں کہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو۔ یہ رپورٹ مجھے نہیں ملتی اور اس سے مجھے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس پہلو سے سقم ہے کیونکہ جماعتوں میں رپورٹ بھیجنے کا رجحان یہ ہوتا ہے کہ جس چیز میں وہ کوئی قابل فخر کام کریں اس کو اور Over

Emphiasize کر دیتے ہیں یعنی زیادہ بڑھا کر بیان کرتے ہیں، بڑھا کر واقعات کا نہیں بلکہ نمایاں رنگ میں میں کہنا چاہتا ہوں تا کہ میری نظر اس پر پڑے اور میرا دل خوش ہو اور ان کی نیت نیک ہوتی ہے تا کہ ان کے لئے دعا دل سے نکلے کہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ جو پہلو تشنہ رہ گئے ہوں ان کا ذکر ہی نہیں کرتے تا کہ دماغ میں یہ خیال ہی نہ جائے کہ کوئی خلاء ہے اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ کس طرح میری نظر سے ان کی کوئی بات بھی اوجھل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مزاج ہی ایسا عطا فرمایا ہوا ہے کہ میں سارے پہلوؤں پر نظر ڈال کر رپورٹ دیکھتا ہوں اگر بعض پہلوؤں کا ذکر نہ ہو تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اس پہلو میں کام ہی نہیں ہوا اور نہ وہ ذکر کرتے اور میں نے نصیحت کی تھی گزشتہ سال بھی کہ آپ اپنے ہاتھ سے لکھ دیا کریں کہ ہم نے اس معاملے میں اب تک کوئی کام نہیں کیا۔ اس میں برکت ہے۔ یہ قول سدید ہے۔ اس سے آپ کو ایک کام کی طرف بار بار توجہ پیدا ہوگی اور وہ خلاء بھرنا شروع ہو جائے گا۔ جب آپ اپنی کمزوری چھپانے کے لئے ایک جگہ سے چھلانگ لگا کر دوسری جگہ پہنچتے ہیں اور بیچ میں ایک خلاء پیدا کر دیتے ہیں تو جو مقصد ہے وہ تو پورا نہیں ہوا نہ مجھے دھوکہ دیا جا سکا نہ خدا کو کوئی دے سکتا ہے۔ تو بے مقصد ایسی غلطی کر رہے ہیں جس کا آپ کو اپنا نقصان ہے۔ آپ اگر یہ لکھتے اور آگے جا کر مجھے Brief کرنا پڑے گا، بیچ میں خلاء آ رہا ہے تو ہم بدقسمتی سے اس خلاء کو پُر نہیں کر سکے۔ ہر رپورٹ میں اگر یہ لکھا جائے تو انسانی ضمیر آخر کچوکے دیتا ہے، توجہ دلاتا ہے پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ اس خلاء کو کسی رنگ میں پُر کرے اور اس کے نتیجے میں ترقی ہوتی ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے فلاح کی راہ یہی بتائی ہے کہ قول سدید اختیار کرو۔ تو میں جماعتوں سے یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ جو تحریک جدید کے ٹارگٹ مقرر کئے جاتے ہیں ان میں اگر وہ بدقسمتی سے کسی پہلو سے پیچھے بھی رہ جائیں تو خواہ مخواہ اس کو چھپانے کی کوشش نہ کیا کریں۔ جرأت کے ساتھ صاف لکھا کریں اس کے نتیجے میں بھی تو دعا پیدا ہوتی ہے یہ بات بھول جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف اچھے کاموں کے نتیجے میں دعا نکلتی ہے اور پڑھتا ہوں اور دل خوش ہو جاتا ہے حالانکہ جو کمزور کام ہیں ان پر بعض دفعہ زیادہ دردناک دعا نکلتی ہے۔ اس بارے میں بھی خدا ان کو توفیق عطا کر دے۔ اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی ہمتیں بڑھائے ان کو توفیق اور نصرت عطا فرمائے اور بعض دفعہ کمزوری دیکھ کر زیادہ دردمند دعا اٹھتی ہے۔ اس لئے دعا تو دونوں صورتوں میں ملنی ہے جب آپ خلاء پیدا کریں گے

تو ایک پہلو سے دعا میں بھی خلاء پیدا ہو جائے گا۔ اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال اس بات پر غیر معمولی زور دیا جائے گا۔ ہر احمدی مرد عورت اور بچہ جہاں تک ممکن ہے تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہو خواہ بہت تھوڑا دے کر کیونکہ اس کے نتیجے میں اس کا مستقبل بنے گا، اس کے اندر قربانی کا جذبہ پیدا ہوگا، ایک احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور جماعت کو پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں متقی لوگوں کی نصیب ہو جائے گی اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور یہ جماعت ہر پہلو سے خدا کی نظر میں ترقی کرے۔ ہماری رپورٹوں کی نظر سے نہیں بلکہ خدا کی نظر ہمارے ہر شعبے پر محبت اور پیار سے پڑ رہی ہو کہ یہ بندے میری خاطر کام کرتے ہوئے ہر شعبے میں میرے قریب تر ہوتے چلے جارہے ہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

(بقیہ) خطبہ ثانیہ سے پہلے میں یہ بعض نماز جنازہ غائب کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے سلسلے کے مخلص کارکن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اشرف جو آج کل ایڈیشنل وکیل المال ثانی کے طور پر رضائی طور پر خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں اور میرے ساتھ کافی ہاتھ بٹا رہے ہیں انگلستان میں۔ ان کے والد میاں فتح محمد صاحب جو کہ مکرم غلام محمد اختر صاحب سابق ناظر اعلیٰ مرحوم کے بڑے بھائی تھے انکی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ مکرم شریف اشرف صاحب اپنے والد کے جنازہ میں شرکت کے لئے پاکستان چلے گئے ہیں جانے سے پہلے یہ پیغام دے گئے تھے کہ ان نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے۔

اسی طرح ایک بزرگ احمدی خاتون شہزادی حلیمہ اعظم صاحبہ جو موصیہ تھیں اور ڈاکٹر رشید اعظم صاحب کی اہلیہ تھیں وہ وفات پاگئیں ہیں۔ یہ ڈاکٹر ماسٹر نذیر حسین صاحب چغتائی مرہم عیسیٰ والے کی چھوٹی بیٹی تھیں۔ انکی بھی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ ایک ہمارے سلسلے کے پرانے خادم دین مکرم راجہ محمد نواز صاحب ان کے ایک بیٹے آج کل ناروے میں ہیں اور ایک جہلم میں ہیں اور سلسلہ کے بڑے اچھے مخلص کارکن ہیں اچانک انکی وفات کی بھی اطلاع ملی ہے یہ جلسے پر تشریف لائے تھے اور بہت اچھی صحت تھی اس وقت کوئی فکر والی بات نظر نہیں آرہی تھی مگر خدا کی مرضی ہے جب بلاوا آجائے۔

انشاء اللہ نماز جمعہ کے معاً بعد ان تینوں کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔